(قسط ۶۲) مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی
استاد دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا سمیع الحق مدظلہ کی ذاتی ڈائری

۱۹۸۴ء-۱۹۸۵ کی ڈائری

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نو عمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب وروز اور اسفار کے علاوہ اعزّہ واقارب، اہل محلّہ وگردوپیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپکی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ، تحقیقی عبارت، علمی لطیفہ، مطلب خیز شعر، ادبی نکتہ، اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔ اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزار ہاصفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں...... (مرتب)

شیخ الحدیث دامت برکاتہم کا دارالعلوم مجددیہ مانکی میں مسجد کی بنیاد رکھنا

مئی کے اوائل میں دارالعلوم مجددیہ تجویدالقرآن کی جامع مسجد کی بنیاد رکھنے کے سلسلہ میں مولانا غریب اللہ صاحب فاضل دیوبند کی دعوت پر مانکی تشریف لے گئے۔ آپ کی آمد کی اطلاع چونکہ تمام علاقے میں پھیل گئی تھی۔ علماء فضلاء اور مخلصین کا بے پناہ ہجوم تھا۔ سب حضرت کو ایک نظر دیکھنے کے لئے بے تاب تھے۔ بعد نماز عصر مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا اور مغرب کو واپسی ہوئی۔

شیخ الحدیث والد ماجد کا شبقدر میں تین فضلاء حقانیہ کی دستار بندی میں شرکت

۱۱رمئی ، دارالعلوم حقانیہ کے تین نوجوان فضلاء کرام مولانا عبدالبصیر شاہ ،مولانا عطا الرحمٰن اور مولانا عزیز الرحمٰن صاحبان کی دستار بندی کا پروگرام تھا ، جس کی تقریب شب قدر میں ہونی تھی۔ اشتہارات کے ذریعہ حضرت کی آمد کی اطلاع دی گئی تھی دور دراز سے لوگ بسوں اور ویگنوں کے ذریعہ پہنچے تھے تقریباً پورا علاقہ اُمڈ آیا تھا۔ بے پناہ ہجوم تھا۔ وہی اپنے کو خوش نصیب سمجھ رہا تھا جس نے زائرین

ومخلصین کے بے پناہ اژدہام میں حضرت کو ایک نظر دیکھنے کی راہ نکال دی۔ حضرت کی طبیعت میں اس دن کافی انبساط تھا عصر کی نماز کے بعد دستار بندی شروع ہوئی اس کے بعد والد ماجد کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کرکے سنایا گیا، جس میں باوجود ضعف و نقاہت کے آپ کی تشریف آوری پر کلمات سپاس کے علاوہ اس بات کا ذکر بھی تھا کہ یہ علاقہ مجاہد اعظم حضرت حاجی صاحب ترنگزئی کا مسکن رہا ہے، آپ کی تشریف آوری سے حضرت حاجی صاحب مرحوم کی روح کو یقیناً خوشی محسوس ہوگی اور مستقبل کا مورخ اس روحانی قران السعدین کو نہایت اچھے انداز میں خراج تحسین پیش کرے گا۔

(نوٹ: یہ سپاسنامہ پشتو زبان میں تھا اور احقر عرفان الحق کے ساتھ بحمدللہ تاحال محفوظ ہے، اس موقع پر جدی المکرّم کی تقریر محفوظ کی گئی جسے اب دعوات حق کی نئی چار جلدوں کے ایڈیشن میں شامل کی گیا ہے)

اس تقریب میں حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب مدظلہ، برادرم مولانا انوارالحق اور دیگر کئی اساتذہ دارالعلوم بھی حضرت کے ساتھ تھے۔

حقائق السنن شرح ترمذی جلد اول اور قادیانیت وملت اسلامیہ کا موقف کی اشاعت

۱۷ر رمضان المبارک: احقر کا حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی تقریر ترمذی ''حقائق السنن'' شرح اردو جامع السنن جلد اول کی طباعت کے سلسلہ میں لاہور جانا ہوا اور دس بارہ روز وہاں اسی سلسلہ میں مقیم رہا۔ بحمدللہ مساعی رنگ لائی اور کتاب طباعت کے مراحل سے گزر کر طبع ہوکر منظر عام پر آ گئی ہے۔ اس سفر میں مولانا عبدالقیوم حقانی اور جناب شفیق الدین فاروقی بھی ہمراہ رہے۔ قیام لاہور کے اسی عرصہ میں تحریک ختم نبوت کی اہم دستاویز ''قادیانیت اور ملت اسلامیہ'' کا مؤقف بھی شائع کروادی۔ والحمدللہ علی ذلک

حضرت شیخ الحدیث دامت فیوضہم کی رمضان میں مصروفیات اور عیدالفطر کا خطاب

جولائی ۱۹۸۴ء: رمضان المبارک میں حضرت شیخ الحدیث صاحبکی صحت اچھی رہی روزے بھی رکھے اور اپنے گھر سے ملحق مسجد (دارالعلوم حقانیہ قدیم) تراویح میں مکمل قرآن سنا، تراویح اور قرآن مجید اس سال بھی حسب سابق برادرم حافظ انوارالحق صاحب سناتے رہے۔ اور 17,16 رمضان المبارک کی درمیانی شب کو ختم فرمایا۔ اس موقع پر حضرت شیخ الحدیث صاحب نے مختصر خطاب بھی فرمایا۔ حاضرین کو دعاؤں سے نوازا۔ رمضان المبارک میں بھی حضرت روزانہ باقاعدگی سے دارالعلوم تشریف لاتے ہیں۔ صبح 9 بجے سے دوپہر ایک بجے تک دارالعلوم کے انتظامی اور دفتری امور میں مشغول رہے۔ عیدالفطر کے موقع پر عید گاہ میں خطاب بھی فرمایا، جس میں اکوڑہ خٹک اور ملحقات سے50-60 ہزار کے لگ بھگ لوگ شریک رہے

دارالعلوم حقانیہ میں دورہ تفسیر کا انعقاد

۲۲ رمضان المبارک: اس سال 15 شعبان المبارک سے باقاعدہ طور ترجمہ قرآن مجید دارالعلوم کے اساتذہ مولانا مفتی غلام الرحمان اور مولانا عبدالقیوم حقانی نے پڑھایا، بعد میں مولانا شیر علی شاہ صاحب (فاضل حقانیہ حال مدینہ منورہ) بھی شریک تدریس ہوئے اور دس دس پاروں کا درس دیا۔ 23، رمضان المبارک کو دارالحدیث میں ختم ترجمۂ قرآن مجید کی تقریب منعقد ہوئی، حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے مختصر خطاب فرمایا اور اساتذہ کی طرف سے دئے جانے والے سندات تقسیم فرمائے۔

دارالحفظ کے طلبہ کا سہ روزہ شبینہ

۲۵ رمضان المبارک: دارالحفظ کے طلبہ کا سہ روزہ شبینہ کا پروگرام ہوا۔ جس میں چھوٹے بڑے تمام طلبہ شریک ہوئے اور حصہ لیا، اہل محلّہ اور قرب وجوار سے آنے والے احباب کی ایک کثیر تعداد شریک رہی، طلبہ کے حفظ قرآن، تجوید وقرأت حیرت انگیز کارناموں سے متأثر ہوئے اور حظِ وافر حاصل کیا۔ بہت سے طلبہ کو حاضرین کی طرف سے انعامات بھی موصول ہوتے رہے۔

مولانا عبدالجلیل فاضل دیوبند کا عطیہ کتب

جناب مولانا عبدالجلیل صاحب سکنہ متھیال ضلع مانسہرہ، فاضل دیوبند جو حضرت شیخ الحدیث صاحب کے تلامذہ میں سے بھی ہیں، موصوف نے اپنی علالت اور ضعف کی وجہ سے ذاتی کتابوں کا وقیع ذخیرہ دارالعلوم کو وقف فرمایا۔ جو تقریباً ڈیڑھ سو ضخیم اور اہم کتابوں پر مشتمل ہے، انہوں نے یہ عطیہ اپنے گاؤں میں مولانا اعجاز حسین ناظم کتب خانہ دارالعلوم کے سپرد کیا

مولانا نور محمد ثاقب فاضل حقانیہ کا وفاق المدارس کے امتحانات میں اول آنا

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تحت 52 جامعات کے 989 طلبہ دورۂ حدیث کے سالانہ امتحان ۱۴۰۴ھ کے نتائج آ گئے۔ دارالعلوم حقانیہ کے مولوی نور محمد ثاقب رول نمبر 405 نے پورے وفاق المدارس میں اول پوزیشن حاصل کی (یاد رہے کہ موصوف افغانستان میں طالبان کی حکومت امارت اسلامی کے چیف جسٹس رہے۔ عرفان الحق) اور مجموعی طور پر دارالعلوم کے تمام طلباء کا نتیجہ بہتر رہا۔ حضرت شیخ الحدیثؒ نے طلباء کی محنت کو سراہا اور تعلیمی سال کی افتتاحی تقریب میں مولوی نور محمد صاحب افغانی کو اہم دینی کتب کا ایک سیٹ بطور انعام عطا فرمایا۔

گورنر سرحد جنرل فضل حق کی آمد

۲۲ راگست: صوبہ سرحد کے گورنر جناب لفٹنٹ جنرل فضل حق صاحب دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے،

افغان مہاجرین سے تعاون کے سلسلہ میں آسٹریلیا کی حکومت کی طرف سے ان دنوں جو مہمان آئے تھے، اوران کی آمد کی مناسبت سے حکومتی سطح پر دارالعلوم کے قریب واقع مہاجرین کیمپ میں تقریب منعقد ہونی تھی مگر عین موقعہ پر زوردار بارش کی وجہ سے جناب گورنرصاحب نے حضرت شیخ الحدیثؒ سے اجازت لے کر اس تقریب کو دارالعلوم حقانیہ منتقل کردیا، آسٹریلیا اور دیگر ملکی اور غیر ملکی مہمانوں کے ہمراہ گورنر سرحد تقریباً ٦ بجے دارالعلوم تشریف لائے۔ دارالحدیث میں حضرت شیخ الحدیث صاحب سے مصافحہ اور ملاقات کی جبکہ اس سے آدھ گھنٹہ قبل صوبہ بھر سے اعلیٰ آفیسرز، جہاد افغانستان کے اعلیٰ قائدین، مجاہدین اوردیگر معززین پہنچتے رہے اور دفتر اہتمام میں حضرت شیخ الحدیث صاحب سے ملاقاتیں ہوتی رہیں۔

تقریب کا آغاز قاری محمد سلیمان صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جناب گورنر سرحد نے اپنی تقریر میں دارالعلوم حقانیہ کے تعلیمی معیار اور اسلامی خدمات کے سلسلہ میں بہترین کردار کو سراہا اور عین بارش کے موقع پر دارالعلوم کے تعاون (بصورت اجازت تقریب) پر حددرجہ تشکر وامتنان کے جذبات کا اظہار کیا اور کہا۔ ''میرے پاس ایسے الفاظ نہیں ہیں جن سے میں حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب کا اس موقع پر تعاون اور انسانی ہمدردی کے تحت دارالعلوم میں تقریب کی اجازت مرحمت فرمانے پر شکرادا کرسکوں''

شیخ الحدیث دامت برکاتہم کا خطاب

پاکستان اور دارالعلوم کا قیام ایک ساتھ ہوا ہے۔ اسلامی تعلیمات، قرآن وحدیث کی اشاعت، نظریہ پاکستان کے تحفظ، بقا اور استحکام میں دارالعلوم حقانیہ نے بنیادی کردار ادا کیا ہے، جناب گورنر صاحب جانتے ہیں اور یہاں تقریباً افغان مجاہدین کے تمام قائدین موجود ہیں اور سب جانتے ہیں کہ کراچی سے لے کر گلگت اور چترال تک اور وہاں سے لے کر درہ خیبر تک ہرقسم کی سیاسی وسماجی خدمت اور افغانستان میں جنگ کے محاذوں پر جو جہاد ہورہا ہے اس میں دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء بھی پیش پیش ہیں جو روسی دشمن کے لئے ننگی تلوار بن چکے ہیں۔ آج خدا تعالیٰ نے بارش برسادی اور مجاہدین ومہاجرین سے تعاون کے سلسلہ کی اس تقریب کو دارالعلوم میں منعقد ہونے کے غیبی اسباب پیدافرمادئے۔ ہمیں افغان مجاہدین سے دلی ہمدردیاں ہیں۔ آخر میں حضرت شیخ الحدیث نے افغانستان مہاجرین کو پناہ دینے اور انکے مسائل سے دلچسپی کے سلسلہ میں حکومت پاکستان کی مساعی کو سراہا اور اس سلسلہ میں اپنے ہرممکن تعاون کا یقین دلایا۔ جب تقریب ختم ہوئی تو جناب گورنر اور دیگر معزز مہمانوں نے میری عدم موجودگی کی وجہ سے برادرم مولانا انوارالحق اور مولانا عبدالقیوم حقانی کی معیت ورہنمائی میں دارالعلوم حقانیہ کے مختلف شعبہ جات دیکھے درس گاہیں، مطبخ، کتاب خانہ، دفاتر، تعلیمی کوائف اور شعبہ جات سے متعلق میں دلچسپی لی اور حددرجہ

محظوظ ہوئے ، واپسی پر دوبارہ دفتر اہتمام میں حضرت شیخ الحدیث کے پاس حاضر ہوئے اور دارالعلوم سے متعلق اچھے تاثرات کا اظہار کیا۔

رہائش کی گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے طلباء کی دارالعلوم میں داخلہ سے محرومی

۱۰ شوال سے دارالعلوم کا نیا تعلیمی سال شروع ہوا اور ۱۷رشوال تک طلبہ کا داخلہ جاری رہا۔ اس کے بعد جب دارالاقاموں کے علاوہ شہری مساجد میں بھی طلبہ کے قیام کی گنجائش باقی نہ رہی تو مزید عمومی داخلہ بند کر دیا گیا۔طلبہ دور دراز سے آتے رہے مگر افسوس کہ عدم گنجائش کی وجہ سے دارالعلوم میں تعلیم و تربیت کی سعادت سے محروم رہے۔

دارالحفظ میں بھی یہی صورت حال رہی ایک سو سے زائد طلبہ کو چار اساتذہ کی زیرنگرانی داخلہ دیا جاسکا دارالاقاموں میں مزید گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے روزانہ دسیوں طلبہ کو واپس کیا جارہا ہے۔

حکیم عبدالرحیم اشرف ، بریگیڈیئر گلزار، سعودی طلبا کے وفد اور افغان علماء ومشائخ کا ورود:

۸راگست کو مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف صاحب فیصل آباد، جناب ڈاکٹر عبدالواحد ہالے پوتا اور جناب بریگیڈیر گلزار احمد صاحب ظہر کے بعد دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے ۔ بیٹھک میں والد ماجد سے ملاقات کی جو گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی ، ان ہی دنوں وفاقی شرعی عدالت کے تحت لاہور میں مرزائیت کا کیس چل رہا تھا۔حضرت شیخ الحدیث نے مولانا عبدالرحیم اشرف کو دیکھتے ہی فرمایا کہ میرا تو خیال تھا کہ ان دنوں آپ تحفظ ختم نبوت کا سلسلہ میں لاہور میں مقیم ہوں گے مگر آپ تو یہاں پھر رہے ہیں پھر اسی سلسلہ میں اہم امور پر تبادلۂ خیال ہوا۔

سعودی طلبہ اور افغان علماء مجاہدین کے وفود کی آمد

۱۰راگست: مدینہ یونیورسٹی (سعودی عرب) کے طلبہ کا ایک وفد دارالعلوم آیا جن کی راہنمائی سعودی عرب میں زیر تعلیم پاکستانی طلبہ کررہے تھے ۔ دارالعلوم کی تعلیمی کارکردگی ،اساتذہ کی تربیت وسادگی اور طلبہ کے اخلاق سے حد درجہ متاثر ہوئے ۔ دارالعلوم کے تمام شعبہ جات کو تفصیل سے ملاحظہ کیا۔ بعد العصر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے ہاں ان کی مسجد (قدیم دارالعلوم حقانیہ) میں ملاقات کی ۔ دارالعلوم سے متعلق مسرت اور فرحت وانبساط سے بھرپور جذبات کا اظہار کیا عشاء کے قریب وفد کی واپسی ہوئی ۔

۲۳راگست : افغان مشائخ اور علماء کی ایک جماعت وفد کی صورت میں دارالعلوم حقانیہ تشریف لائی ، جہاد افغانستان ،مجاہدین میں اتحاد اوراس کو مزید مستحکم کرنے کے سلسلہ میں احقر سے دفتر الحق میں ملاقات کی جو تقریباً دو گھنٹے جاری رہی ۔ جہاد افغانستان کی موجودہ صورت حال کے علاوہ کئی اہم امور زیر بحث آئے ۔ تقریباً ساڑھے بارہ بجے وفد کے ارکان نے میرے ساتھ جا کر حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم سے دفتر

اہتمام میں ملاقات کی، جہاں معزز مہمانوں کو ضیافت دی گئی، شیخ الحدیثؒ سے بھی اہم مذاکرہ ہوا۔ دونوں جگہوں کے مذاکرہ اور گفتگو کو مولانا عبدالقیوم حقانی نے قلم بند کرلیا ہے۔

مجلس شوریٰ دارالعلوم حقانیہ کا بجٹ اجلاس

دارالعلوم حقانیہ کی مجلس شوریٰ کا سالانہ اجلاس درالعلوم کے لائبریری ہال میں زیر صدارت حضرت مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب راولپنڈی منعقد ہوا جس میں ملک کے دور دراز حصوں سے دارالعلوم کے ارکان نے شرکت کی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب مہتمم دارالعلوم حقانیہ کے ضعف کی وجہ سے حسبِ سابق احقر نے بجٹ پیش کیا جس میں دارالعلوم کے تمام شعبوں کی کارگذاری اور آمد و خرچ پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی تھی۔ احقر نے سال رواں کے اخراجات کیلئے 15، لاکھ چھیاسی ہزار سات سوتیس روپے کا میزانیہ پیش کیا، سالِ گذشتہ دارالعلوم کی مختلف مدات پر دس لاکھ 61 ہزار پانچ سو انتیس روپے پچاس پیسے خرچ ہوئے بجٹ اجلاس میں ارکان نے دارالعلوم کی ترقیاتی سکیموں پر کھل کر اظہار خیال کیا۔ دارالعلوم کے مثالی اور متوازن بجٹ کو سراہا۔ اجلاس نے ملک وملت کے بعض مشاہیر علم وفضل دارالعلوم کے بعض اساتذہ وارکان اور ناظم مولانا سلطان محمود کی وفات پر اظہار تعزیت کیا۔ اجلاس کے آغاز میں حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ نے علوم دین کی اشاعت اور مدارس عربیہ کی اہمیت پر بصیرت افروز خطاب فرمایا اور دارالعلوم کے تمام اراکین ومعاونین کیلئے دعا کی۔

عیدالاضحیٰ کا خطاب

الحمد للہ کہ اس بار عید الاضحیٰ کے موقعہ پر شیخ الحدیث مدظلہ کی صحت بہتر تھی حسبِ معمول اکوڑہ وملحقات سے آنیوالے سینکڑوں مخلصین وحاضرین کے ایک بہت بڑے مجمع سے خطاب فرمایا اور عید کے موقع پر کثرت سے آنیوالے عقیدت مندوں اور اضیاف سے مصافحہ وملاقات کرتے رہے۔

والدہ محترمہ کے لئے حج بدل کرنا

۲۹ر اگست ۱۹۸۴ء کو احقر کی سفرحج پر روانگی ہوئی دارالعلوم کی مسجد میں اساتذہ وطلباء اور حضرت شیخ الحدیث صاحب نے مخلصانہ دعاؤں کیساتھ رخصت کیا۔ ۲۲ر ستمبر کو طلبہ واساتذہ اور مخلصین کے انتظار کے باوجود پیشگی اطلاع کئے بغیر اچانک نماز مغرب کے بعد واپسی ہوئی۔ یہ حرم شریف کا سفر مبارک بیمار اور ضعیف والدہ ماجدہ کی طرف حج بدل کے طور پر تھا، اللہ تعالیٰ قبول فرماوے، امین بجاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اہلیہ مولانا مسرت شاہ کی رحلت اور شیخ الحدیث کا جنازہ پڑھانا

۱۰ ستمبر ۱۹۸۴: دارالعلوم کے قدیم معاون ومحسن اور مجلس شوریٰ کے رکن مولانا مسرت شاہ صاحب کاکاخیل

کی اہلیہ محترمہ اور مولانا میاں عصمت شاہ صاحب فاضل حقانیہ وغیرہ کی والدہ کا انتقال ہوا۔ نماز جنازہ حضرت شیخ الحدیث صاحب نے انکے آبائی گاؤں راحت آباد سرڈھیری پشاور میں پڑھایا۔ مرحومہ کیلئے دعاء مغفرت اور پسماندگان کو صبر کی تلقین کی، مولانا انوار الحق بھی آپ کے ہمراہ رہے۔

عالم اسلام کے دو اسکالروں سے قصاص و دیت کے موضوع پر مجلس مذاکرہ

4/اکتوبر: دیت وقصاص کے مسئلہ پر صدر پاکستان کی خواہش پر عالم اسلام کے مشہور محقق علماء ڈاکٹر مصطفیٰ احمد الزرقاء شام اور سعودی عرب کے ڈاکٹر معروف الدوالیبی کے ساتھ ایک مجلس مذاکرہ ہوا۔ جس میں پاکستان سے مختلف مکاتبِ فکر کے چند علماء نے حصہ لیا۔ احقر کو بھی اس میں دعوت دی گئی تھی۔ میں نے قصاص و دیت کے موضوع پر مجلس مذاکرہ میں وہی موقف اختیار کیا جس کی ترجمانی شوریٰ میں اختیار کی تھی اور بحمد للہ تمام علماء نے عرب علماء پر واضح کیا کہ اجماعی اور واضح طے شدہ مسائل میں نہ تو اجتہاد کے لئے گنجائش ہوسکتی ہے نہ کسی کے شخصی تاویل وتحقیق سے شریعت کے مسائل تبدیل کئے جاسکتے ہیں۔ یہ اجلاس جو مرکزی وزیر حج واطلاعات راجہ ظفر الحق صاحب کی صدارت میں پانچ گھنٹے جاری رہا صدر پاکستان کے گیسٹ ہاؤس میں منعقد ہوا۔

اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد میں دعوت تبلیغ کے موضوع پر میٹنگ

10/اکتوبر: اسلامی یونیورسٹی واقع فیصل مسجد اسلام آباد کی اہم میٹنگ میں شرکت کی، یہ اجلاس ملک و بیرون ملک اسلام کی دعوت وتبلیغ کے سلسلہ میں ایک پروگرام اور لائحہ عمل مرتب کرنے کے سلسلہ میں بلایا گیا تھا۔

ربوہ (چناب نگر) ختم نبوت کانفرنس میں شرکت

12، اکتوبر: احقر قادیانیوں کے عالمی مرکز ربوہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقدہ 13,12 اکتوبر میں شرکت کی غرض سے احقر کا ربوہ جانا ہوا۔ جاتے ہوئے راستہ میں تحریک خدام اہلسنت والجماعت کے بانی وامیر مولانا قاضی مظہر حسین صاحب اور ممتاز نقشبندی بزرگ مولانا حافظ غلام حبیب صاحب اور ان کے صاحبزادہ مولانا عبدالرحمٰن صاحب سے چکوال میں ملاقاتیں کیں۔ بعد ازاں ان کے ادارے سرسری طور پر دیکھے 6 بجے شام ربوہ پہنچا۔ اسی روز رات کے اجلاس میں ساڑے دس بجے مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس کے ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب کیا۔ دوسرے روز صبح ربوہ میں مسلمانوں کے تعلیم الاسلام کالج کا معائنہ کیا۔ جہاں کالج کے پرنسپل اور اساتذہ کے سٹاف نے ناچیز کو خوش آمدید کہا۔ کالج کی جامع مسجد کے معائنہ کے بعد پرنسپل سے کالج کے کئی اہم مسائل اور مسلمان سٹاف کو درپیش مسائل پر تبادلۂ خیال ہوا۔ پرنسپل صاحب ایک حددرجہ مخلص دین کے خادم اور فرض شناس انسان ہیں۔ ان کی

بہترین کارکردگی اور ادائیگی فرض میں جان کوشی سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔

اسی روز ربوہ کی جامع مسجد احرار بھی جانا ہوا۔ مسجد احرار کے خطیب مولانا اللہ یار راشد صاحب سے ملاقات ہوئی۔ یہ وہی مولانا اللہ یار ہیں جن پر پچھلے دنوں مرزائیوں نے قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ ربوہ میں کھلا تفریحی چکر بھی لگایا۔ مرزائیوں کی عبادت گاہ اقصیٰ، قصرِ خلافت، بہشتی مقبرہ اور گول بازار وغیرہ میں خوب آزادی سے گھوم پھر کر ریلوے اسٹیشن کی جامع مسجد محمدیہ اور جامع مسجد ختم نبوت پہنچا۔ اس دورہ میں مولانا محمد شریف صاحب جالندہری جنرل سیکرٹری مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان میرے ہمراہ رہے۔ ان ہی کے تعارف و رہنمائی میں یہ پروگرام انجام پذیر ہوا۔ شفیق فاروقی بھی ہمسفر رہا۔

اتحاد مجاہدین افغانستان کمیٹی میں شرکت

17/اکتوبر: افغان مجاہدین کے مختلف گروپوں میں اتفاق و اتحاد کے سلسلہ میں پورے عالمی سطح پر کوششیں شروع ہوگئی ہیں، اسی سلسلہ میں امام کعبہ جناب عبداللہ بن سبیل اور ان کے ہمراہ جناب ڈاکٹر عبداللہ عمر نصیف جنرل سکریٹری رابطہ عالم اسلام اور شیخ عبداللہ الزاہد سابق وائس چانسلر مدینہ یونیورسٹی اور کویت وعرب امارات کے بعض اہم ذی اثر افراد کی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ اس کمیٹی میں عالم عرب کے مذکورہ افراد کے علاوہ پاکستان کے چار افراد بھی شامل کئے گئے ہیں، جن میں ایک نام احقر (سمیع الحق کا ہے۔ اس کمیٹی کے اراکین پشاور تشریف لائے، اور پشاور میں اس کے مسلسل کئی روز تک اجلاس جاری رہے۔ جن میں احقر بھی شریک رہا اور مختلف افغان زعماء سے کمیٹی نے ملاقاتیں کیں اتحاد کے ان مساعی کا یہ سلسلہ جاری رہے گا اور مذکورہ کمیٹی کے بہت جلد پھر اجلاس ہونگے

حضرت مولانا عبداللہ درخواستی کی آمد اور قدیم مسجد حقانیہ میں درس قرآن دینا

20/اکتوبر: نظام العلماء پاکستان کے امیر مولانا محمد عبداللہ درخواستی دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے۔ شیخ الحدیث قبلہ والد صاحب سے ان کے دولت خانہ پر ملاقات کی، حضرت درخواستی صاحب کی آمد کا سن کر دور دراز سے مہمان آئے ہوئے تھے۔ دارالعلوم حقانیہ قدیم (حضرت شیخ الحدیث کے گھر کے ساتھ والی مسجد) کھچا کھچ بھر چکی تھی۔ حضرت درخواستی نے نماز جمعہ سے قبل درس دینا تھا، ان کی تقریر سے پہلے مولانا عبدالقیوم حقانی نے اکابر علماء دیوبند کی دارالعلوم حقانیہ کی سرپرستی، خصوصی توجہات و تعلقات پر روشنی ڈالی اور اضیاف کی تشریف آوری پر حضرت شیخ الحدیث اور دارالعلوم کے اساتذہ وطلبہ کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کیا۔ 40 منٹ کے درس قرآن کے بعد حضرت درخواستی نے نماز جمعہ پڑھائی اور عصر کی نماز تک حضرت

شیخ الحدیث کے ساتھ رہے، نماز کے بعد واپسی ہوئی۔

جرمن صحافی ارٹون کیمپل کی آمد

ایک جرمن سیاح صحافی اور وہاں کے ایک جریدہ کے نمائندہ جناب ارٹون کیمپل ، دارالعلوم دیکھنے اور اس سلسلے میں معلومات حاصل کرنے کی غرض سے دارالعلوم حقانیہ آئے ۔ دفتر اہتمام میں حضرت شیخ الحدیث سے ملاقات کی اور معلومات حاصل کیں ۔ دارالعلوم کے مختلف شعبہ جات دیکھ کر بے حد محظوظ اور متاثر ہوئے ۔ بعدازاں احقر کے ہاں دوپہر کا کھانا کھایا، جاتے ہوئے دارالعلوم کے بارے میں اچھے تاثرات اور نیک جذبات کا اظہار کیا۔

ڈاکٹر مصلح الدین (مشیر تعلیم) کی آمد

21/ اکتوبر: صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کے مشیر تعلیم جناب ڈاکٹر مصلح الدین صاحب دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے ، حضرت شیخ الحدیث والدمحترم سے دفتر اہتمام میں ملاقات کی اور دارالعلوم کے مختلف شعبہ جات دیکھے ۔ گھنٹہ دو قیام کے بعد واپسی ہوئی ۔

سعودی ادارہ بحوث علمیہ اور مولانا محمد عظیم کا کتب خانہ کیلئے کتابوں کا عطیہ

سعودی عرب کے ادارہ بحوث علمیہ دارالافتاء کی جانب سے دارالعلوم حقانیہ کے کتب خانہ کے لئے اہم کتابوں کا ایک گرانقدر عطیہ موصول ہوا جس میں شرح السنہ للبغوی ، المغنی لابن قدامۃ بذل المجہو د فتاویٰ ابن تیمیہ (37 جلدوں میں) نیل الاوطار اور ان جیسی دیگر کئی اہم کتابیں شامل ہیں۔ اسی طرح مولانا محمد عظیم صاحب سکنہ برہ زئی چھچھ کی جانب سے کچھ کتابوں کا اہم ذخیرہ بھی دارالعلوم کو موصول ہوا جسے ناظم کتب خانہ نے جا کر وصول کیا۔ مولانا محمد عظیم صاحب حضرت والد ماجد کے دیو بند جانے سے قبل دور کے تلامذہ میں سے ہیں، خداوندتعالیٰ مولانا موصوف کا یہ صدقہ تا قیامت جاری رکھے ۔

دارالعلوم کا سہ ماہی امتحان اور اس کی تیاری کے لئے طلبہ کا دلکش سماں

27/ اکتوبر: دارالعلوم کے سہ ماہی تقریری وتحریری امتحانات کا انعقاد ہوا جو ہفتہ بھر جاری رہے ۔ امتحانات سے دو روز قبل امتحان کی تیاری کے لئے اسباق بند کردئے گئے ۔ طلبہ ایک ماہ قبل سے امتحانات کی تیاری کے لئے بڑے ذوق وشوق سے مطالعہ، تکرار اور قابلِ رشک محنت میں لگے رہے ۔

مسجد ، دارالحدیث اور درس گاہیں رات گئے تک محنت وتکرار اور حفظ اسباق کا شوروغل ناظرین کے لئے دلکش سماں پیش کرتے تھے ، امتحان کے دنوں میں طلبہ کو مختلف ہالوں میں بٹھایا گیا ۔ انتظامیہ اور

دارالعلوم کے اساتذہ نے پوری توجہ سے امتحانات کی نگرانی کی ۔

خوش مقام تاروجبہ کے دینی اجتماع میں شرکت

30 اکتوبر کو میں نے تحصیل نوشہرہ کے قصبہ خوش مقام میں علاقہ بھر سے آئے ہوئے مشائخ وعلماء اور معززین کا ایک عام اجتماع منعقد ہوا ۔ مجھے مہمان خصوصی کے طور پر مدعو کیا گیا تھا ۔ 10 بجے جانا ہوا تو سڑک سے خوش مقام تک مختلف مقامات پر علاقہ بھر سے آئے ہوئے مخلصین ومعتقدین نے جگہ جگہ جھنڈیاں لے کر ناچیز کا استقبال کیا۔احقر نے اجتماع سے خطاب بھی کیا۔

تبلیغی جماعت کا سالانہ اجتماع

31/ اکتوبر تا 2 نومبر : عالم اسلام کی ہمہ گیر اور عالمی تحریک تبلیغ (تبلیغی جماعت) کا رائے ونڈ میں سالانہ اجتماع ہوا ۔ 31، اکتوبر سے دارالعلوم کے اساتذہ اور طلبہ کے قافلے باقاعدہ طور پر جماعتی شکل میں رائے ونڈ کے تبلیغی اجتماع میں شرکت کے لئے روانہ ہوئے ۔ یکم نومبر بروز جمعہ احقر سمیع الحق اور برادرم مولانا انوار الحق اور کئی اساتذہ کرام کی اجتماع میں شرکت کی غرض سے لاہور کو روانگی ہوئی ۔

اسی سال بھی حسبِ سابق اجتماع کے انعقاد سے دو روز قبل اور دو روز بعد ضلع دیر، چترال ،سوات اور قریبی اضلاع نوشہرہ اور پشاور کے تبلیغی جماعت کے قافلے در قافلے دارالعلوم میں جاتے ہوئے رُکتے رہے، دارالعلوم کی وسیع جامع مسجد کو اپنی تنگ دامنی کا شکوہ رہتا ،نماز کی کئی کئی جماعتیں ہوتی رہیں ،مسجد کے مشرقی جانب برآمدے ،طلبہ کے ہاسٹلوں کے احاطے اور درسگاہیں اور صحن میں بھی نماز کی جماعتیں ہوتی رہیں ۔

دارالعلوم کی انتظامیہ نے بھی مہمانوں کی شرکت اور ہجوم کی وجہ سے ان کی سہولت کیلئے جگہ جگہ روشنی، پانی اور رہنمائی کا انتظام کیا تھا۔اساتذہ اور طلبہ کی بعض جماعتیں اخلاقی طور پر مہمانوں کی رہنمائی کی خدمت انجام دیتی رہیں ۔

حضرت علی میاں کا والد ماجد کی تقریر ترمذی حقائق السنن کے لئے دیباچہ

عالم اسلام کے برگزیدہ شخصیت حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی سے والد ماجد شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے افادات ترمذی حقائق السنن کے دیباچہ مقدمہ کے لئے احقر نے عرض کیا تھا، موصوف نے بکمال عنایت دیباچہ تحریر فرمایا جو بروقت موصول نہ ہوسکا اور کتاب شائع ہوگئی ہے جسے ان شاء اللہ آئندہ کے ایڈیشن میں شامل کیا جائیگا۔ جزاء ہ اللّٰہ تعالیٰ احسن الجزاء

مولانا رحیم اللہ بادشاہ اضاخیل کی والدہ کی رحلت اور شیخ الحدیث کا جنازہ پڑھانا

2/ نومبر کو اضاخیل بالا تحصیل نوشہرہ کے مولانا رحیم اللہ بادشاہ کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوا۔ مرحومہ کے دونوں صاحبزادے دارالعلوم کے قابل قدر فضلاء ہیں ، مرحومہ کا خاندان حضرت شیخ الحدیث صاحب کی قریبی احباب عشاق، جان نثاروں اور دارالعلوم کے مخلصین میں سے ہے۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب نے ضعف کے باوجود اضاخیل جا کر نماز جنازہ پڑھائی، پسماندگان کو تسلی دلائی اور مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی۔

مولانا ابوذر بخاری، مولانا محمد بنوری اور برما کے مولانا احمد سعید کی تشریف آوری

3/ نومبر: مولانا سید ابوذر عطاء المنعم بخاری فرزند امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ دارالعلوم تشریف لائے، شیخ الحدیثؒ سے ملاقات کی، رات کا قیام دارالعلوم میں رہا۔ مولانا محمد بنوری صاحبزادہ حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ دارالعلوم تشریف لائے ۔ حضرت شیخ الحدیث سے دفتر اہتمام میں ملاقات کی اور کراچی کے حالات پر تبادلہ خیال کیا۔ اسی طرح 2 نومبر کو برما سے مولانا احمد سعید تشریف لائے ۔ حضرت والد ماجد صاحب سے ملاقات کی اور وہاں کے مسلمانوں کے مذہبی حالت زار سے متعلق افسوسناک حالات بیان کئے

موتمر عالم اسلامی صوبائی کونسل، حج کانفرنس میں شرکت

14/ نومبر: احقر نے پشاور میں موتمر عالم اسلامی کی صوبائی کونسل میں شرکت کی اور خطاب بھی کیا۔ اس سے قبل صوبائی وزیر مذہبی امور کی طلب کردہ علماء کی میٹنگ میں اسلامی نظام کا نفاذ کے سلسلہ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

18,17 نومبر کو آپ نے اسلام آباد میں منعقدہ حج کانفرنس میں شریک ہوا اور کمیٹی نمبر 1 کی شکل میں اپنی تجاویز ومشورے پیش کئے، اس اجتماع میں صدر پاکستان نے بھی شرکت کی ۔

حاجی غلام محمد مرحوم رکن تاسیسی شوریٰ حقانیہ کی رحلت

18/ نومبر: دارالعلوم حقانیہ کے اولین مخلصین اراکین مجلس عاملہ میں جناب الحاج غلام محمد صاحب اکوڑوی انتقال فرما گئے ۔ مرحوم حضرت شیخ الحدیث کے اولین رفقا اور دارالعلوم کے مخلص کارکن اور خدام میں سے تھے دوسرے روز صبح ساڑھے نو بجے دارالعلوم کے قبرستان میں ان کی تدفین ہوئی۔

مولانا سید اسعد مدنی کی آمد اور خطاب

3/ دسمبر: حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی قدس سرہ کے جانشین وفرزند رشید صدر جمعیت علماء ہند مولانا محمد اسعد پاکستان تشریف لائے تو حسب معمول دارالعلوم بھی قدم رنجہ فرمایا۔ آمد سے قبل احقر مولانا

کی ملاقات کے لئے سخاکوٹ مولانا عزیز گل صاحب اسیر مالٹا کے ہاں حاضر ہوا۔ مولانا موصوف کا آج رات کا قیام ان کے ہاں تھا جہاں میں نے مولانا اسعد مدنی اور اسیر مالٹا مولانا عزیز گل صاحب سے ملاقات کی۔ دوسرے روز مولانا اسعد مدنی حضرت والد ماجد بزرگوارم کی عیادت کی غرض سے دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے ۔ دفتر اہتمام میں حضرت شیخ الحدیث صاحب سے ملاقات کی اور دارالحدیث میں اساتذہ وطلبہ کے اجتماع سے خطاب بھی فرمایا جو کچھ یوں تھا:

''حضرت استاد محترم، بزرگو اور بھائیو! اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے جہاں ان گنت بے انتہا اور بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ اپنی مخلوقات میں اشرف المخلوقات صرف انسان کو بنایا ہے، اگر اس کی مہربانی نہ ہوتی، مٹی، پتھر، درخت جانور، گدھا، کتا، بلی، سانپ، بچھو جو چاہتا بنا سکتا ہے۔ اللہ سے ہماری یا آپ کی قدرت اور طاقت اور زبردستی نہیں تھی۔ کہ ہم اپنے آپ کو انسان ہی بنوالیتے۔ پھر انسان بنا کر اندھا نہیں بنایا آنکھیں دیں، بہرہ نہیں بنایا، کان دیئے، گونگا نہیں بنایا، زبان دی، ہاتھ، پاؤں، دل، دماغ، معدہ، جگر اور ان گنت نعمتیں عطا فرمائیں۔ جن میں سے ہر نعمت انمول ہے، ساری دنیا حکومت، طاقت سب کچھ دے کر بھی ایسی کوئی نعمت کہیں سے خریدی نہیں جا سکتی۔ پھر ان سب نعمتوں سے عظیم الشان نعمت یہ ہے کہ اس نے اپنے فضل وکرم سے ایمان مقدر کیا۔ ایسا گھر، ماں باپ، ماحول عطا کیا کہ بغیر کسی محنت، مجاہدے، مشقت اور قربانی کے ایمان کی دولت ملی۔ اگر کسی کافر کے گھر پیدا کر لیتا تو ایمان حاصل کرنے کی توفیق ہوتی یہ کوئی گارنٹی نہیں ہے، اس کا فضل ہے کہ اس نے ایمان عطا فرمایا۔ پھر ایماندار ہونے کے بعد اپنے فضل وکرم سے آپ کو اس کام کے لئے منتخب کیا کہ آپ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے علوم کو حاصل کرنے اور اس کے راستے میں اپنی زندگی لگانے کے لئے آمادہ ہوں اور ایسے مراکز میں پہنچے یہ کام جس میں آپ یہاں بحیثیت طالب علم موجود ہیں۔ یہ وہ کام ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے آقائے نامدار سرکار دو عالم ﷺ کو دنیا میں بھیجا۔ اللہ نے دنیا والوں کی ہدایت کے لئے دین نازل فرمایا۔ اور اس دین کو پہنچانے کے لئے عمل پیرا کرانے کے لئے عمل کر کے دکھانے کیلئے آقائے نامدار سرکار دو عالم ﷺ کو آخری نبی ﷺ بنایا۔ آپ جس دین کے داعی پیغامبر اور عادل بن کر کے دنیا میں تشریف لائے، اسی کے حاصل کرنے اور پہنچانے کے لئے آپ یہاں آئے یہ مقام جس کے لئے آپ یہاں ٹریننگ اور علم حاصل کرنے کے لئے آئے ہیں طالب علم کے طور پر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ملا ہے اس کو غنیمت سمجھنا چاہئے اور اس فرصت کو، موقع کو سہولتوں کے پیش نظر یا دنیا کو دیکھ کر ضائع نہیں کرنا چاہئے اگر یہاں آپ آ کر آرام طلبی میں مبتلا ہو جائیں اور مشقت، مجاہدہ، محنت اور خلوص کی منزل سے دور ہو جائیں۔ تو یہ آپ کا ضائع ہو جانا ہے۔ یاد رکھئے طلب کمال کی

منزلوں سے آپ گذر رہے ہیں ۔اس وقت اگر آپ نے سستی ، تہاون ،غفلت اور مقصد کو ضائع کرنے میں گذرا تو اس کی مکافات ساری عمر میں نہیں کرسکتے ، آپ کو یہ سمجھنا چاہئے کہ اللہ نے آپ کو اپنے فضل سے بہت ممتاز موقع عطا فرمایا، اس کی قدر دانی کیجئے ، اور اپنے آپ کو اس مقام کا اہل بنایئے ، جس کے لئے آپ کو موقع ملا ہے ، اللہ نے اپنے فضل وکرم سے سرفراز فرمایا ہے ۔ اگر کوئی ایک دوفٹ کی بلندی سے گرے تو معمولی چوٹ آئے گی ، لیکن اگر کوئی سوفٹ کی بلندی ، ہزار دو ہزار فٹ کی بلندی سے گرے تو اس کی ہڈی پسلی چور چور ہوجائے گی ، جتنی زیادہ بلندی، درجہ اور موقع حاصل ہوا تنی زیادہ احتیاط اور قدر کی ضرورت ہوگی ۔

اللہ نے آپ کو بہت سی نعمتوں سے نوازا ہے اس کی قدر کیجئے ، اور عجب یا پست ہمتی میں مبتلا ہو جائیں گے تو یہ دونوں چیزیں برباد کرنے والی ہیں ۔ان سے آپ کو بچنا چاہئے ۔اور مقصد کو صحیح کرنا چاہئے اور مستقبل کی تیاری سے غافل نہیں ہونا چاہئے ۔ اللہ نے آپ کو غنیمت موقع دیا ہے کہ حضرت مولانا (عبدالحق صاحب) کی صحبت میں رہنے بیٹھنے ، فیض اٹھانے اور مستقبل کی تیاری کا موقع دیا ہے ، ان چیزوں کی قدر کرنی چاہئے اور ہمت ، جذبہ ، محنت ، مجاہدہ ، مشقت اختیار کیجئے ۔

بقدر الکد تکتسب المعالی ومن طلب العلیٰ سهر اللیالی

اس لئے اگر ہمت اور جذبہ اور خلوص اور مشقت اور مجاہدہ اور محنت ہوگی تو اللہ تعالیٰ زندگی میں کامیابیاں عطا فرئیں گے ۔اور اگر پست ہمتی آرام طلبی ، دنیاداری دنیا کا مقصود ہونا اور یہی چیزیں ہوں گی تو یہ سب راستے خسران کے ہیں ۔ بربادی کے ہیں ، ان سے کوئی کسی کو بھلائی نہیں ملی ہے ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں آپ سب کو اپنے مرضیات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ، اور خلوص وللّٰہیت سے نوازے ۔
واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۔

تقسیم انعامات کی تقریب

دسمبر 1984ء سہ ماہی امتحانات کے نتائج میں اچھے نمبرات پر کامیاب ہونے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کی غرض سے دارالحدیث میں تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی ، جس میں طلبہ کے علاوہ دارالعلوم کے تمام مشائخ اور اساتذہ شریک ہوئے ۔ تلاوت کلام پاک کے بعد حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب حاضرین سے مختصر خطاب فرمایا ، انہوں نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ :

’’ حالیہ امتحانات میں اعلیٰ نمبرات پر کامیاب ہونے والے طلبہ کو خدا کا شکر ادا کرنا چاہئے ۔مزید محنت اور لگن سے مطالعہ وتکرار اور حصولِ تعلیم میں لگے رہنا چاہئے ۔اور جو طلبہ مطلوبہ معیار حاصل نہ کرسکے انہیں بھی آج سے یہ مصمم ارادہ کرلینا چاہئے کہ

آئندہ محنت اور مطالعہ وتکرار میں وہ کسی سے بھی پیچھے نہیں رہیں گے۔''

بعد میں طلبہ کو دفتر وفاق سے موصول ہونے والے بورڈ کے تحت سالانہ امتحانات سے متعلق اہم اعلانات سنائے گئے اور پھر درجات کے لحاظ سے ہر کتاب میں اعلیٰ نمبرات پر کامیاب ہونے والے طلبہ کے نام لے کر نتائج سناتے رہے، نام لئے جانے والے طلبہ حضرت شیخ الحدیث صاحب کے پاس حاضر ہوتے اور حضرت خود اپنے دست مبارکہ سے انہیں انعامات عنایت فرماتے رہے۔ شیخ الحدیث صاحب نے دورۂ حدیث کے اول دوم سوم کی پوزیشن حاصل کرنے والے چار طلبہ کو اہم دینی کتب کے علاوہ معارالسنن کے سیٹ بھی عنایت فرمائے۔ اور باقی درجات میں بھی ہر کتاب میں اعلیٰ پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اہم دینی کتابیں عطا فرمائیں۔ چونکہ طلبہ کی کامیابی اور بہترین کارکردگی کا اصل مدار، حضرات اساتذہ، ان کی نگرانی، تربیت اور محنت ہوتی ہے، اس لئے والد بزرگوارم نے آخر پر حضرات اساتذہ کرام کو بھی شروح حدیث کی اہم دینی کتب عنایت فرمائیں۔ حضرت والد ماجد کی طویل دعا پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

مکتبۃ الایمان کراچی کی اصلاحی، دعوتی اور معلوماتی کتب جو ہر گھر کی ضرورت ہیں

	نام کتاب	مصنف/مؤلف
اصلاحی بیانات	ایمان کے تقاضے (۴ جلد)	حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب
	پر اثر بیانات (۲ جلد)	حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب
	تربیتی بیانات (۲ جلد)	حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب
	رہن سہن کے اسلامی طریقے	حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب
	مجالسِ عثمانی	حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب
	خطبات داعیٔ اسلام	حضرت مولانا کلیم صدیقی صاحب
تربیتی اور دعوتی کتب	سنن وآداب (۱۹۰۰ سنتیں)	حضرت مفتی ابوبکر بن مصطفیٰ پٹنی صاحب
	تاثرات مفتی اعظمؒ	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ
	مشاہدات وتاثرات	حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
	تحفظ مدارس اور علماء وطلباء سے خطاب	حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
	اصلاحی گزارشات	حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
	مقالاتِ امینی	حضرت مولانا نور عالم خلیل امینی صاحب
ایک انمول تحفہ	جنید جمشیدؒ ایک عہد ساز شخصیت	محمد عدنان مرزا جنید جمشید صاحبؒ کی زندگی کیسے بدلی؟ حالاتِ زندگی، اکابر علماء اور دانشور حضرات کے تاثرات اور نعتوں کا مجموعہ

بذریعہ ڈاک کتب منگوانے کے لیے واٹس ایپ نمبر 03212466024